مسئلہ:

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میری بیٹی جس کی عمر 18 سال ہے، اس نے مسلمان ہو کر ایک عیسائی لڑکے سے (جس نے باقاعدہ اسلام قبول کیا اور قبول اسلام کا سرٹیفکیٹ بھی لیا) شریعت محمدی کے مطابق نکاح کیا اور قبول اسلام سند بھی حاصل کیں، میری بیٹی اور لڑکے کے نطفہ سے ایک بیٹی پیدا ہو کر فوت ہو گئی، جس کو عیسائی قبرستان میں بمطابق شریعت عیسائی تدفین کی گئی اور مکمل رسومات عیسائی مذہب کے مطابق ادا کیں، دونوں خود کو مسلمان بھی ظاہر کرتے ہیں، ایسے افراد کے متعلق آپ کے دین اسلام میں کیا حکم ہے؟ لہذا مہربانی فرما کر دین اسلام کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

الجامعة الأشرفية
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

بشرط صحت بیان لڑکے اور لڑکی نے اسلام قبول کرنے کے بعد شریعت محمدی کے مطابق نکاح کیا، پھر اپنی بیٹی کی عیسائی مذہب کے مطابق تدفین کی، جس کا حکم یہ ہے کہ اگر تو دونوں قبول اسلام کے بعد دین اسلام پر قائم ہیں، پھر ان کا ایسی حرکت کرنا شرعا جائز نہیں، جس پر دونوں سچے دل سے توبہ استغفار کریں۔ تاہم اگر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ دونوں قبول اسلام اور نکاح کے بعد، پھر اپنے عیسائی مذہب پر قائم ہیں، تو اس صورت میں ان پر مرتد اور مرتدہ کے احکامات جاری ہونگے۔ یعنی اگر کوئی اسلام قبول کرنے کے بعد العیاذ باللہ دینِ اسلام سے نکل کر مرتد ہو جائے اور کفر میں داخل ہو جائے، تو اگر مرتد شخص مرد ہو تو تین دن تک اسے مہلت دی جائے اور اس دوران اس کے شکوک وشبہات دور کیے جائیں، اگر اس کے شکوک وشبہات دور ہو جائیں اور دوبارہ اسلام قبول کرلے تو وہ دیگر مسلمانوں کی طرح ہو گا اور اگر شکوک وشبہات دور کرنے کے باوجود نہ مانے اور واپس اسلام میں

داخل نہ ہو تو شرعاً ایسے مرتد مرد کی سزا قتل ہے، جسے نافذ کرنے کا اختیار اسلامی حکومت کو ہے۔ اور اگر ارتداد اختیار کرنے والی عورت ہے، تو اولاً اس کے بھی شکوک وشبہات دور کیے جائیں، اگر اسلام کی طرف لوٹ آئے تو بہتر، بصورتِ دیگر اسے تاحیات قید میں رکھا جائے، الا یہ کہ جب وہ توبہ کر لے تو اسے رہا کر دیا جائے۔ قرآن وسنت، اجماع امت اور فقہائے امت کا یہی فیصلہ ہے، اور عقل ودیانت کا بھی یہی تقاضا ہے۔ (تفصیلی دلائل کے لیے دیکھیے: جواہر الفقہ، جلد ششم، رسالہ: مرتد کی سزا اسلام میں)

كما في القرآن الكريم :

{انماجزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فسادًا ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع ايديهم وارجلهم من خلاف او ينفوا من الارض ذلک لهم خزي في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عظيم الا الذين تابو من قبل ان تقدروا عليهم فاعلموا ان الله غفور رحيم} [المائدة: ٣٣-٣٤]

كما في الصحيح البخاري :

"عن أنس بن مالك، قال: قدم أناس من عكل أو عرينة، فاجتووا المدينة، «فأمرهم النبي صلى الله عليه وسلم، بلقاح، وأن يشربوا من أبوالها وألبانها»، فانطلقوا، فلما صحوا، قتلوا راعي النبي صلى الله عليه وسلم، واستاقوا النعم، فجاء الخبر في أول النهار، فبعث في آثارهم، فلما ارتفع النهار جيء بهم، «فأمر فقطع أيديهم وأرجلهم، وسمرت أعينهم، وألقوا في الحرة، يستسقون فلايسقون». قال أبو قلابة: «فهؤلاء سرقوا وقتلوا، وكفروا بعد إيمانهم، وحاربوا الله ورسوله»".(صحيح البخاري ١/٥٦ رقم الحديث : ٢٣٣، ١٥٠١)

كما في النسائي :

"عن عكرمة قال: قال ابن عباس: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من بدّل دينه فاقتلوه". (النسائي، ٢/١٣٩، سنن ابن ماجه، ص: ١٨٢).والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۸/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

05/اکتوبر/2022ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح